اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: ایک عورت تخت پرجائے نماز بچھائے قبلہ رو بیٹھی کچھ پڑھ رہی ہیں۔وہ ان لڑکوں کی نانی ہیں۔لوگ ان کو 'حضرت بی' کہتے ہیں۔میں سیدھا دالان میں اپنے ہم جماعت کے پاس جا بیٹھا۔حضرت بی اپنے پڑھنے سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے مجھ سے کہا بیٹا! گو تم نے مجھ کو سلام نہیں کیا لیکن ضرور ہے کہ میں تم کو دعادوں۔جیتے رہو، عمر دراز ہو، خدا نیک ہدایت دے۔ان کا یہ کہنا تھا کہ میں زمین میں گڑھ گیا اور فوراً اٹھ کر میں نے ادب سے سلام کیا۔ تب حضرت بی نے فرمایا: بیٹا، برا مت ماننا، یہ بھلے مانسوں کا دستور ہے کہ اپنے سے جو بڑا ہوتا ہے اسے سلام کر لیا کرتے ہیں۔اور میں تم کو نہ ٹوکتی لیکن چونکہ تم میرے بچوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو۔اس کے سبب مجھ کو جتادینا ضرور تھا۔اس کے بعد حضرت بی نے مجھ کو مٹھائی دی اور بڑا اسرار کر کے کھلائی۔ مدتوں میں ان کے گھر جاتا رہا۔حضرت بی بھی مجھے اپنے نواسوں کی طرح چاہنے اور پیار کرنے لگیں اور مجھ کو ہمیشہ نصیحت کیا کرتی تھیں۔تب ہی سے میرا دل تمام کھیل کی باتوں سے کھٹا ہو گیا۔

مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

سبق کا نام: نصوح اور سلیم کی گفتگو

حل لغت: تخت:گدی، قبلہ رو: قبلہ کی طرف منہ کرکے، والان: لمباکمرہ، عمردراز: لمبی عمر، زمین میں گڑھ جانا، دل کھٹاہونا: نفرت ہونا۔

سیاق وسباق:

اس سبق میں چارلڑکوں کی خوبیوں کواجاگرکیاگیاہے۔ جب انسان زندگی کی اصل روح سے روشناس ہوتاہےتووہ دینوی زندگی کی بجائےابدی زندگی کوسنوارنےکےجتن کرتاہے۔اصلاح کاکام اپنےگھرسے شروع ہوتاہے۔کنبےکاسربراہ پورےخاندان کی اخلاقی حالت سدھارنےکاذمہ دارہوتاہے۔اگرخاندان کاسربراہ اپنےکنبےکی صحیح طورپردیکھ بھال کرےگاتووہ قیامت کےدن سرخروہوگااوراگروہ اپنےخاندان والوں کی صحیح تربیت نہیں کرےگاتوقیامت کےدن اللہ کےسامنےجواندہ ہوگا۔نصوح اپنےبیٹےکی بہترتربیت اوراصلاح کےلیےاسےاپنےپاس بلاتاہےاوراس سےروزمرہ کےمعملات کےبارےمیں گفت وشنیدکرتاہے۔وہ جانناچاہتاہےکہ اسکےبیٹےشب وروزکیسےگزارتےہیں۔

تشریح:

مصنف چھوٹےسلیم کےحوالےسےلکھتےہیں۔میں استادکےفرمان کےمطابق جب میں ان کےگھرگیا۔ان کوآواز دی توانہوں نےمجھےاندربلالیا۔میں نےدیکھا ایک عورت تخت پرجائےنمازبچھائےقبلہ روبیٹھی کچھ پڑھ رہی ہیں۔وہ ان لڑکوں کی نانی ہیں۔جوکہ صوم وصلوۃکی پابندتھیں۔ لوگ احترام سےان کوحضرت

کیا لیکن ضرور ہے کہ میں تم کو دعا دوں ۔جیتے رہو، عمر دراز ہو، خدا نیک ہدایت دے۔ سلیم کہتا ہے کہ میں یہ بات سن کر بے حد شرمندہ ہوا اور فوراً اٹھ کر میں نے ادب سے سلام کیا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے نصیحت فرمائی کہ شریفوں کا دستور ہے کہ اپنے سے جو بڑا ہوتا ہے اسے سلام کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا بھی یہی فرمان ہے کہ اپنے سے بڑوں کی عزت کیا کرو۔ اس کے بعد میں جب بھی ان کے گھر جاتا تو بڑی بی مجھے پیار کرتی اور پیاری پیاری باتیں بھی بتاتیں۔